13930 ـ حدیث (لاهامۃ ولاصفر ولا نوء ولا غول) کامعنی

سوال

میں نے ایک عجیب وغریب حدیث پڑھی جس میں ھامۃ اور صفر اورنوء اورغول کی نفی کی گئ ہے ، تو ان عبارتوں کا معنی کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ھامۃ (اھل جاہلیت کا عقیدہ تھا کہ میت کی ہڈیاں ایک پرندے کی شکل اختیار کرلیتی ہیں ۔

صفر (اھل جاہلیت یہ بھی ایک عقیدہ تھا کہ پیٹ کے کیڑوں سےموت متعدی ہے) ۔

نوء (اہل جاھلیت کہتے تھے کہ بارش ایک ستارہ کی بنا پرہوتی ہے) ۔

غول (یہ بھی ایک عقیدہ تھا کہ جن میں سے ایک قسم یا چھلاوہ یا بھوت ہے جومسافرکو اس کے راستے سے بھٹکا دیتا ہے)

ابن مفلح حنبلی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

مسند احمد اورصحیحین وغیرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ (نہ توھامہ اور نہ ہی صفر ہے)

اور مسلم وغیرہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں (اورنہ ہی نوء اور غول بھی نہیں) ۔

تو الھامۃ الھام کا مفرد ہے ، اوراہل جاھلیت یہ کہتے تھے کہ جوکوئ مرنے کے بعددفن ہو تواس کی قبر سے ایک پرندہ نکلتا ہے ، اور عرب کا یہ گمان تھا کہ میت کی ھڈیاں پرندے کی شکل اختیارکرکے اڑجاتی ہیں ، اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ مقتول اپنی کھوپڑی سے نکل کریہ کہتا رہتا ہے کہ مجھے پلاؤ مجھے پلاؤ حتی کہ اس کا انتقام لیا جاتا اور قاتل کوقتل کردیا جاتا ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان (ولاصفر) اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ اہل جاہلیت صفر کے مہینہ کو منحوس قرار دیتے تھے ۔

اور ایک قول یہ ہے کہ : عرب یہ خیال کرتے تھے کہ پیٹ میں ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو جماع کے وقت اذیت دیتا ہے اور یہ متعدی ہے توشارع نے اسے باطل قرار دیا ۔

اورامام مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اہل جاہلیت ایک سال صفر کا مہینہ حلال اور دوسرے سال حرام قرار دیتے تھے ۔

اور النوء : انواء کی واحد ہے ، اور یہ اٹھارہ منزلیں جو کہ چاند کی منزلیں ہیں اسی کے متعلق اللہ تعالی کافرمان ہے :

اورہم نے چاند کی منزلیں مقرر فرمائیں

اورمغرب میں ہرتیرہ (13) راتوں میں ایک منزل طلوع فجر کے وقت گرجاتی اور اس کے مقابلہ میں مشرق میں اسی وقت ایک طلوع ہوجاتی ہے تو سال پوارہونے پریہ سب ختم ہوجاتی ہیں ، عرب کا خیال تھا کہ ایک منزل کے گرنے اوراس کےمقابلہ میں دوسری کا طلوع ہونے سے بارش ہوتی ہے تو اس لیے وہ بارش کو اس نوء کی طرف منسوب کرتے تھے ۔

اور اسے نوء اس لیے کہا گیا ہے کہ مغرب میں ایک گرتی ہے تو مشرق میں دوسری طلوع ہوجاتی ہے ، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے غروب مراد ہے تواس طرح یہ اضداد میں سے ہوا ۔

توجس نے بارش اللہ تعالی کا فعل بنائ اور مطرنا بنوء کذا سے یہ مراد لیا کہ ہمیں بارش اس وقت حاصل ہوئ ، یعنی اللہ تعالی نے یہ عادت رکھی ہے کہ ہمیں اس وقت بارش حاصل ہو توہمارے ہاں اس کی حرمت اور کراھت میں اختلاف ہے ۔

الغول : غیلان میں سے ایک ہے جو کہ جنوں اور شیطانوں کی جنس ہے ، عرب میں مشہور تھا کہ بھوت اورچھلاوہ کھلی جگہوں پرہوتے ہیں اورلوگوں سےآنکھ مچولی کھیل کرانہیں مختلف شکلوں میں ظاہرہوکرراستے سے بھٹکاتے اور ہلاک کردیتے ہیں ، توشارع نے یہ عقیدہ باطل قرار دیا ۔

اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ : اس میں غول بھوت کی نفی نہیں بلکہ اس میں اس عقیدے کی نفی ہے جوعرب رکھتے تھے کہ بھوت مختلف شکلوں میں آکرانہیں گمراہ کردیتا ہے ،تومعنی یہ ہوگا کہ وہ کسی کو گمراہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ، اس معنی کی شاھد صحیح مسلم وغیرہ کی وہ حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ لاغول لکن السعالی ، بھوت نہیں بلکہ چھلاوہ ہے ، اور سعالی جنوں کے جادوگر ہیں جنہیں تخیل اورتلبیس میں ملکہ حاصل ہے ۔

خلال نے طاوس سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی ان کے ساتھ ہولیا توکوا چیخنے لگا کہ خیر ہے خیر تو طاوس اسے کہنے لگے یہ اس کےپاس کونسی خیر اورکونسا شر ہے ؟ میرے ساتھ نہ چلو ۔ الاداب الشرعیۃ (3 / 369 ۔ 370) ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

بعض کا یہ کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول (مریض صحیح بدن والے پرسے نہ گزرے) منسوخ ہے اوراس کا ناسخ (لاعدوی) کہ کوئ بیماری متعدی نہیں ۔ یہ قول صحیح نہیں ، یہ اس میں سے ہی ہے جو ابھی اوپرگذراہے کہ منہی عنہ وہ قسم ہے جس کی اجازت نہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی نفی اس قول (لاعدوی ولا صفر) میں ہے وہ یہ ہے کہ جس عقیدہ پر اہل جاہلیت تھے اور اور اپنے کفروشرک کے ثبوت پرقیاس کرتے تھے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نفی کہ مریض صحیح پرسے نہ گذرے کی دو تاویلیں ہیں :

پہلی :

نفس کے ورطہ میں پڑجانے کا کچھ نہ کچھ خطرہ کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس سے متعدی بیماری کومقدر کردے ۔

تواس میں صحیح شخص کوتشویش میں مبتلا ہونے اور اسے متعدی بیماری کا اعتقاد پیش آئے گا تویہ دونوں کسی بھی حال میں منافی نہیں ۔

دوسری :

یہ تواس پردلالت کرتا ہے کہ مریض کا صحیح شخص پرورود ایک ایسا سبب بن سکتا جس سے اللہ تعالی اس میں مرض پیدا کردے تو اس کا ورود سبب ہوگا ، اور ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس کی تاثیر ایسے اسباب سے پھیر دے جو اس کے مخالف ہوں یا پھر اسے قوت سببیہ روک دے ، اور یہ خالص توحید اور اہل شرک کے عقیدہ کے خلاف ہے ۔

اور یہ نفی بھی اسی طرح کی ہے جس میں اللہ تعالی نے قیامت کے دن شفاعت کی نفی فرماتے ہوئے کہا ہے :

جس دن نہ توخریدوفروخت ہوگی اور نہ ہی کوئ دوستی اور سفارش

تواحادیث متواترہ صحیحہ جو کہ سفارش کے ثبوت کی صراحت کرتی ہیں کے اوراس آیت میں کوئ تضاد نہیں اللہ تعالی نے تواس سفارش کی نفی کی ہے جومشرکین کے ہاں معروف تھی کہ سفارش کرنے والا اجازت کی بغیر ہی سفارش کرے ۔

اور جوسفارش اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کی ہے وہ سفارش تواجازت ملنے کے بعدہو گی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

کون ہے جواس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے ؟ ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوروہ سفارش بھی اس کے لیے کریں گے جس پراللہ تعالی راضی ہوگا ۔

اور فرمان باری تعالی ہے :

اوراس کے پاس سفارش نفع نہیں دے گی مگر جسے اس کی اجازت دی جائے ۔ حاشیۃ تھذیب سنن ابی داود (10 / 289 ۔ 291) ۔

اور اللہ تعالی ہی صحیح راہ کی توفیق بخشنے والا ہے ۔ .

واللہ تعالی اعلم.